Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون: ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۴۳/ ۷۸ نمبر ۲۴۳ ہفتہ ۱۳- جمادی الاول ۱۴۱۴ھ ۳۰- اخاء ۱۳۷۲ ہش ۳۰- اکتوبر ۱۹۹۳ء

## آپ سب اولیاء اللہ بنیں

میں تو آپ سے یہ توقع رکھتا ہوں کہ آپ سب اولیاء اللہ بنیں۔ بہت مزا آتا ہے جب دعا گو مربی لکھتے ہیں کہ افریقہ کے جنگلوں میں یہ ہو رہا تھا اور ہم بالکل عاجز آگئے تھے تو ہم نے عاجزانہ دعا کی اور خدا نے اس طرح نشان دکھایا۔ یہ تو بہت مزے کی بات ہے لیکن بزرگ پرستی کا رنگ اختیار نہ کریں خواہ میری ذات سے متعلق ہی ہو۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ)

# ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

عقلمند وہ ہے جو عذاب آنے سے پیشتر اسکی فکر کرتا ہے اور دُور اندیش وہ ہے جو مصیبت سے پہلے اس سے بچنے کی فکر کرے۔

انسان کو یہی لازم ہے کہ آخرت پر نظر رکھ کر برے کاموں سے توبہ کرے، کیونکہ حقیقی خوشی اور سچی راحت اسی میں ہے۔ یہ ایک یقینی امر ہے کہ کوئی بدکاری اور گناہ کا کام ایک لحظہ کے لئے بھی سچی خوشی نہیں دے سکتا۔ بدکار، بدمعاش کو تو ہر دم اظہارِ راز کا خطرہ لگا ہوا ہے۔ پھر وہ اپنی بدعملیوں میں راحت کا سامان کہاں دیکھے گا۔ آخرت پر نظر رکھنے والے ہمیشہ مبارک ہیں۔

مردِ آخر بیں مبارک بندہ ایست

دیکھو ان قوموں کا حال جن پر وقتاً فوقتاً عذاب آئے۔ ہر ایک کو یہی لازم ہے کہ اگر دل سخت بھی ہو تو اسے ملامت کرکے خشوع خضوع کا سبق دے۔ رونا اگر نہیں آتا، تو رونی صورت بناوے پھر خود بخود آنسو بھی نکل آئیں گے۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۵۷)

## علم حاصل کرو مگر عمل کو مقدم رکھو

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

علم کی اصل غرض کیا ہے۔ (اللہ تعالیٰ کی خشیت اللہ تعالیٰ سے اس کے بندوں میں سے علم رکھنے والے ہی ڈرتے ہیں) علم پڑھو۔ اس غرض کے لئے کہ لوگوں کو خشیۃ اللہ سکھاؤ۔ مگر علم کی اصل غرض خشیۃ تہذیب النفس تو مفقود ہو گئی ادھر کتابوں کے حواشی پڑھنے میں سارا وقت خرچ کیا جا رہا ہے مگر ان کتابوں کے مضمون کا نفس پر اثر ہو اس کی ضرورت نہیں۔ میں رام پور میں پڑھتا تھا وہاں دیکھتا کہ لوگ (بیت الذکر) کے ایک کونے میں صبح کی (عبادت) پڑھ لیتے اور ملّاں کو نہ جگاتے کہ رات بھر مطالعہ کرتے رہے ہیں انہیں جگانے سے تکلیف ہو گی۔ علم تہذیب نفس کے لئے تھا۔ مگر لوگوں نے اسے تخریب نفس۔ کاہلی اور سستی میں لگا دیا۔ دوسروں کی اصلاح کے دعویدار ہیں مگر خود اپنی اصلاح سے بے خبر۔

بات کرتے ہوئے جھوٹ پر جھوٹ بولتے ہیں مگر ساتھ ہی جھوٹوں پر لعنت بھی بھیجتے ہیں۔ ایک اشتہار دیتے ہیں کہ دیکھو اشتہار والوں نے لوٹ لیا پر ہم جو کہتے ہیں یہ سب سچ ہے اور پھر اس پیرایہ میں لوگوں کو دھوکا دیتے ہیں۔

پھر واعظوں کا بھی یہی حال ہے، میں اپنے اندر بھی ایک مصیبت دیکھتا ہوں، میرے لئے بھی دعا کرو اپنے لئے بھی اگر کسی بھائی کا کوئی عیب دیکھتے ہو تو تھوڑی سی قربانی کرو۔ چالیس دن دعاؤں میں لگاؤ پھر کسی سے شکایت کرو۔ خدا تعالیٰ نے صریحاً فرما دیا۔ (--) قربانی کے سلسلہ میں خدا گوشت کا بھوکا نہیں۔ بلکہ خدا کو پانے کے لئے تقویٰ ہے۔ وہ ہمیں اپنے تک پہنچنے کا ایک طریق سکھاتا ہے کہ ادنیٰ کو اعلیٰ پر قربان کردو۔ تقویٰ جبھی حاصل ہوتا ہے کہ مدح وثنا میں غلو کو چھوڑ دو۔ علم کو حاصل کرو مگر عمل کو مقدم رکھو۔ میں صرف طالب علموں کو نہیں کہتا بلکہ یہ جو آئے ہوئے ہیں وہ سب طالب علم ہیں یہ خطبہ بھی ایک تعلیم ہے دیکھو خدا نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بطور نمونہ پیش کیا ہے اور فرماتا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کے دین کو کوئی نہیں چھوڑ سکتا مگر وہی جو سفیہ ہو۔ ابراہیم کو خدا نے برگزیدہ کیا۔ یہ سنوار والے لوگوں میں سے تھا۔ تمام محبتوں عداوتوں اور تمام افعال میں ادنیٰ کو اعلیٰ پر قربان کرنے کا لحاظ رکھو۔ پھر تمہیں ابراہیم علیہ السلام سا انعام دیں گے فرمانبرداروں کی راہ اختیار کرو۔ میں تو حضرت صاحب کی مجلس میں بھی قربانی ہی سیکھتا رہتا تھا۔ جب وہ کچھ فرماتے تو میں دیکھتا تھا کہ آیا یہ عیب مجھ میں تو نہیں۔

(از خطبہ ۳/ جنوری ۱۹۰۹ء)

## تقریب رخصتانہ

○ محترمہ عالیہ ملک صاحبہ بنت مکرم ملک یوسف سلیم صاحب مربی سلسلہ میرپور آزاد کشمیر کی تقریب رخصتانہ ۱۸- اکتوبر ۱۹۹۳ء بروز سوموار بوقت ساڑھے چار بجے شام احاطہ انصار اللہ مرکزیہ میں منعقد ہوئی۔ تلاوت کلام الٰہی اور درثمین کے دعائیہ اشعار کے بعد مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی۔

عزیزہ کے نکاح کا اعلان گذشتہ سال مئی میں مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے ہمراہ مکرم مرزا محمود احمد صاحب ابن مکرم مرزا مقصود احمد صاحب پشاور سابق امیر صوبائی سرحد سے کیا تھا۔ بارات پشاور سے شام کو ربوہ پہنچی۔ رخصتی کے بعد انصار اللہ کے گیسٹ ہاؤس میں قیام پذیر رہ کر اگلے روز صبح واپس روانہ ہوئی۔

احباب جماعت سے اس رشتے کے بابرکت اور موجب ثمرات حسنہ ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

## درخواست دعا

○ مکرم محمود مجیب اصغر صاحب امیر

باقی ص ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah


| | | |
|---|---|---|
| روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد<br>مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ<br>مقام اشاعت : دار النصر غربی - ربوہ | قیمت<br>ایک روپیہ پچاس پیسے |

۳۰ / اخاء ۱۳۷۲ ہش ۳۰ / اکتوبر ۱۹۹۳ء

# آگے ہی آگے بڑھتے جائیں

وقت آگے نکل رہا ہے۔ زندگی کی دوڑ لگی ہوئی ہے۔ ابھی بچپن ہے۔ ابھی جوانی اور ابھی بڑھاپا۔ اور نہ جانے منزل کہاں ہو۔ کہتے ہیں کہ چلتے رہنے میں تحفظ۔ یا آگے کو لوگ چلتے ہیں یا پیچھے کو۔ کوئی کھڑا ہو جائے تو گر پڑتا ہے۔ اور گرنا کوئی نہیں چاہتا اس لئے کہتے ہیں کہ حرکت میں برکت ہے۔ دراصل حرکت جاری رہنی چاہئے۔ اور یہ حرکت ہونی بھی آگے کی طرف چاہئے۔ کیونکہ ایسا تو کبھی نہیں ہوتا۔ کہ بڑھاپے کے بعد جوانی آجائے یا جوانی کے بعد بچپن۔ جوانی چلی جاتی ہے تو واپس نہیں آتی۔ اور بڑھاپا آجاتا ہے تو جاتا ہی نہیں۔ یہ سب کچھ اس لئے کہ فطرت کا تقاضا یہ ہے کہ آگے بڑھا جائے۔ نہ ٹھہرا جائے اور نہ پیچھے کی طرف جایا جائے۔

انسان کی کامیابی بھی اسی بات میں مضمر ہے کہ وہ آگے کی طرف بڑھے۔ اور بڑھتا ہی چلا جائے۔ ٹھہرے ہرگز نہیں۔ اور پیچھے کی طرف جانے کا سوچے بھی نہ۔ حضرت امام جماعت الثالث۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر رحمتیں نازل فرماتا رہے۔ ہمیشہ تلقین فرماتے تھے کہ اپنی استعداد کے دائرے کو مکمل کریں۔ اس دائرے کو مکمل کرنا تقاضا کرتا ہے کہ حرکت جاری رہے اور حرکت بھی آگے کی طرف ہو اور یہ حرکت تسلسل چاہتی ہے۔ کون جانتا ہے کہ اس کی استعداد کا دائرہ کب اور کہاں مکمل ہو گا اس لئے لازم ہے کہ وہ چلتا ہی رہے۔ کوشش کرتا ہی رہے کہ آگے سے آگے جائے۔ دائرے کی تکمیل کے قریب سے قریب ہوتا چلا جائے اور اگر اس بات پر غور کیا جائے تو یوں لگتا ہے کہ جب تک سانس ہے تب تک دائرے کی تکمیل کی آس ہے۔ یعنی آخری سانس تک بھی کوشش چھوڑی نہیں جاسکتی۔

دائرے کی یہ کیفیت انسان کو محنت کرنے کی طرف بھی توجہ دلاتی ہے۔ اور اسے حوصلہ بھی دیتی ہے وہ آگے بڑھ سکتا ہے جو کچھ اسے حاصل ہو چکا ہے اس سے زیادہ وہ حاصل کر سکتا ہے اور کون جانے وہ کیا کچھ حاصل کر سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہر وقت آگے بڑھنے کا حوصلہ اور ہمت عطا کرے اور ہم اپنی منزل کے فاصلہ کو نہ جانتے ہوئے کہیں رکنے کا نام نہ لیں۔ بڑھتے جائیں اور بڑھتے ہی جائیں۔

میں نکل جاؤں اپنے شعروں سے
یہ تو ممکن نظر نہیں آتا
سوچ میری بیان میرا ہے
غیر کیوں راہ پر نہیں آتا

ابو الاقبال

# قطعات!

(۱)

اگرچہ اِک کفِ خاشاک ہوں میں
رفیقِ شعلۂ بے باک ہوں میں
بکیا دل۔ دے کے مجھ کو محرمِ ذات
وگرنہ ایک مُشتِ خاک ہوں میں

(۲)

مجھے کیا آسماں ہے یا نہیں ہے
حقیقت میں جہاں ہے یا نہیں ہے
مجھے اے فلسفی! اِتنا بتا دے
کوئی دل میں نہاں ہے یا نہیں ہے

(۳)

مقام اُس کا کہاں ہے مَیں کہاں ہوں
کہوں کیا گو مگو کے درمیاں ہوں
کسی کی آرہی ہے دل سے آواز
کوئی کہتا ہے مجھ سے مَیں یہاں ہوں

(۴)

ترے نُورِ تجلّی میں نہاں ہوں
نمایاں تر ہے تُو مَیں بے نشاں ہوں
یہ کیفیّت ہے کیا اسرار کیا ہے
تُو میرے سامنے ہے مَیں کہاں ہوں؟

سعید احمد اعجاز

## دعا سے پہلے اپنی تمام طاقتوں کو خرچ کرنا ضروری ہے

یہ سچی بات ہے کہ جو شخص اعمال سے کام نہیں لیتا وہ دعا نہیں کرتا بلکہ خدا تعالیٰ کی آزمائش کرتا ہے اس لئے دعا کرنے سے پہلے اپنی تمام طاقتوں کو خرچ کرنا ضروری ہے اور یہی معنی اس دعا کے ہیں پہلے لازم ہے کہ انسان اپنے اعتقاد' اعمال میں نظر کرے کیونکہ خدا تعالیٰ کی عادت ہے کہ اصلاح اسباب کے پیرایہ میں ہوتی ہے وہ کوئی نہ کوئی ایسا سبب پیدا کر دیتا ہے جو اصلاح کا موجب ہو جاتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah



ارشادات سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی- اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

# تلقین عمل

میں نے جب مجلس خدام الاحمدیہ قائم کی تھی۔ تو در حقیقت میں نے تم سے یہ امید کی تھی کہ تم سچے بہادر بن جاؤ۔ اور سچا بہادر وہ ہوتا ہے جو جھوٹ سے کام نہیں لیتا جو شخص دلیری سے کسی فعل کا ارتکاب کرتا ہے۔ مگر بعد میں اپنے اس فعل پر بشرطیکہ وہ برا ہو نادم ہوتا ہے اور اسے چھپانے کی کوشش نہیں کرتا۔ وہ سچا بہادر ہے۔ لیکن اگر وہ کوئی غلطی تو کرتا ہے۔ مگر جب پکڑا جاتا ہے۔ تو کہتا ہے کہ میں نے یہ فعل نہیں کیا تو وہ جھوٹا بہادر ہے۔ اگر وہ اس کام کو اچھا نہیں سمجھتا تھا تو اس نے وہ کام کیا کیوں اور اگر غلطی سے کر لیتا ہے۔ تو پھر دلیری سے اس کا اقرار کیوں نہیں کرتا۔ دین حق جس بہادری کا تم سے تقاضا کرتا ہے وہ یہ ہے کہ تم بے شک معاف کرو مگر اس وقت جب تم اپنے عفو سے بہادر کہلا سکو تم بے شک چشم پوشی کرو مگر اس وقت جب تم چشم پوشی سے بہادر کہلا سکو۔ تم بے شک غریب پروری کرو مگر اس وقت جب تم غریب پروری سے بہادر کہلا سکو تم بے شک مظلوم بنو مگر اسی وقت جب تم مظلوم بن کر بہادر کہلا سکو اور اگر تمہارا دین اور تمہارا ایمان کہتا ہے کہ اب چشم پوشی کا وقت نہیں اب پیچھے ہٹنے کا وقت نہیں تو اس صورت میں تم اپنا فرض ادا کرنے کے لئے آگے بڑھو اور پھر جو کچھ درست سمجھتے ہو اس کو دلیری سے کرو مجھے حیرت آتی ہے جب میں دیکھتا ہوں کہ ایک احمدی دوسرے کو گالی دیتے سن کر جوش میں آجاتا ہے' اور خود بھی اس کے مقابلے میں گالی دے دیتا ہے۔ حالانکہ دین حق ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ تم گالی سن کر صبر کرو یا اگر کوئی شخص تمہیں تھپڑ مارتا ہے اور تم بھی جواب میں اسے تھپڑ مار دیتے ہو تو یہ دین حق سے تعلق رکھنے والی بہادری نہیں ہے۔ دین حق سے تعلق رکھنے والی بہادری یہ ہے کہ جب کوئی شخص تمہیں تھپڑ مارے تو تم اسے کہو کہ تم نے جو کچھ کیا ناواقفیت سے کیا مگر میرا مذہب مجھے یہی کہتا ہے کہ میں دوسرے کو معاف کر دوں۔ اس لئے میں تمہیں کچھ نہیں کہتا بلکہ معاف کرتا ہوں بشرطیکہ تم یہ سمجھو کہ اس کو معاف کرنے کا فائدہ ہے اور یاد رکھو کہ نوے فی صدی فائدہ ہی ہوتا ہے پس بہادری یہ ہے کہ تم نوے فی صدی لوگوں سے کہہ دو کہ بے شک ہمیں مار لو ہم تمہیں کچھ نہیں کہیں گے بشرطیکہ تمہارے بازو میں طاقت ہو۔ بشرطیکہ تمہاری آنکھوں میں حدت ہو۔ اور بشرطیکہ تمہارا سینہ ابھرا ہوا ہو۔ تب بے شک تمہارے اس عفو کا دوسرے پر اثر پڑے گا لیکن اگر تم کبڑے ہو تمہارا ہاتھ خالی ہو تمہارے بازو دبلے پتلے ہوں تمہاری آنکھوں میں چمک نہ ہو۔ اور تم دوسرے کو یہ کہو کہ میں تمہیں معاف کرتا ہوں تو ہر شخص یہی کہے گا "عصمت بی بی از بے چادری" مقابلہ کی طاقت نہیں اور زبان سے معاف کیا جاتا ہے۔ دیکھو دین حق تم سے صبر کا مطالبہ کرتا ہے۔ دین حق تم سے رحم کا مطالبہ کرتا ہے دین حق تم سے عفو کا مطالبہ کرتا ہے لیکن دین حق تم سے بہادری کا بھی مطالبہ کرتا ہے۔ اگر تم دس آدمیوں کو پچھاڑ سکتے ہو لیکن جب کوئی شخص تمہیں تھپڑ مارتا ہے۔ تو تم گردن جھکا کر یہ کہتے ہوئے وہاں سے چلے آتے ہو۔ کہ میں نے تمہیں معاف کیا تو سارا گاؤں تمہارے اس فعل سے متاثر ہوگا۔ لیکن اگر تم کمزور ہونے کی وجہ سے ایک شخص کا بھی مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اور پھر اسے کہتے ہو کہ میں نے تمہیں معاف کیا تو ہر شخص تم پر ہنسے گا۔ اور کہے گا کہ یہ معاف کرنے والا جھوٹا ہے۔ جانتا ہے کہ اگر میں نے ہاتھ اٹھایا تو دوسرا تھپڑ مار کے میرے سارے دانت توڑ دے گا۔ اس لئے یونہی اس نے کہہ دیا ہے کہ میں نے معاف کیا ورنہ جانتا ہے کہ مقابلہ کرنے کی اس میں ہمت نہیں میں نے اگر تمہیں ورزش کی نصیحت کی تو اس لئے کہ اگر دین حق کے احکام کے ماتحت تم کسی وقت عفو سے کام لو تو لوگ تمہارے اس عفو کو بزدلی کا نتیجہ نہ سمجھیں۔ دھوکہ اور فریب نہ سمجھیں جب تمہارے بازو میں یہ طاقت ہو۔ کہ تم ایک دفعہ کسی پر ہاتھ اٹھاؤ تو اس کے دو چار دانت نکال دو اور پھر اس کے قصور پر اسے معاف کر دو تو دیکھو اس کا کتنا اثر ہوگا۔ لوگ زبردست کی معافی سے متاثر ہوتے ہیں۔ کمزور کی معافی سے متاثر نہیں ہوتے۔ اور بہادری اسی کی سمجھی جاتی ہے۔ جس میں طاقت ہو۔ اور پھر عفو سے کام لے۔

(فرمودہ ۶ فروری بر موقعہ سالانہ اجتماع ۱۹۴۱ء)

---

ابھی تک احمدیوں نے بھی اخلاق کی اہمیت کو نہیں سمجھا میرے سامنے اس وقت تحریک جدید کے بورڈنگ کے بچے بیٹھے ہیں۔ میں نے تحریک جدید کے مطالبات میں ایک شق اخلاق فاضلہ کی بھی رکھی ہوئی ہے۔ مگر میں نہیں سمجھتا کہ ان بچوں کے سپرنٹنڈنٹ اور اساتذہ وغیرہ اخلاق کی اہمیت کو ان پر پورے طور پر ظاہر کرتے ہیں۔ اس لئے کہ تحریک جدید کے بورڈنگ سے نکل کر جو طالب علم باہر گئے ہیں ان کے متعلق بھی زیادہ اچھی رپورٹیں نہیں آرہی ہیں۔ حالانکہ ان کے ماں باپ کی اپنے بچوں کو تحریک جدید کے بورڈنگ میں داخل کرنے کی اصل غرض یہ تھی کہ تعلیم کے علاوہ ان کی اعلیٰ تربیت ہو۔ ان میں محنت کی عادت ہوتی۔ ان میں اعلیٰ درجہ کی دیانت پائی جاتی۔ ان میں ہمدردی کا مادہ ہوتا۔ ان میں سچ کا مادہ ہوتا۔ ان میں قربانی اور ایثار کا مادہ ہوتا۔ اسی طرح وہ ہر کام کے کرتے وقت عقل سے کام لیتے اور وقت کی پابندی کرتے۔ اور یہ تمام باتیں ایسی ہیں کہ جب تک ان کو بار بار دہرایا نہ جائے۔ اور جب تک بچوں کو ان باتوں پر عمل نہ کرایا جائے اس وقت تک وہ قوم اور دین کے لئے مفید ثابت نہیں ہو سکتے۔ یہ اخلاق ہی ہیں جو انسان کو کہیں کا کہیں پہنچا دیتے ہیں۔ چنانچہ جن لوگوں کو محنت سے کام کرنے کی عادت ہوتی ہے۔ وہ خواہ کسی ملک میں چلے جائیں انہیں کامیابی ہی کامیابی حاصل ہوتی چلی جاتی ہے مگر جو سست ہوتے ہیں انہیں گھر بیٹھے بھی کوئی کام نظر نہیں آتا۔ میں نے دیکھا ہے بعض افسر سارا دن فارغ بیٹھے رہتے ہیں۔ اور کہہ دیتے ہیں کہ ہمارے محکمہ میں کوئی کام ہی نہیں۔ انہیں کبھی یہ سوچنے کی توفیق ہی نہیں ملتی کہ ہمارے سپرد جو کام ہوا ہے اس کی کیا کیا شاخیں ہیں۔ اور کس طرح وہ اپنے کام کو وسیع طور پر پھیلا سکتے ہیں اور اس کے شاندار نتائج پیدا کر سکتے ہیں۔ وہ صرف اتنا ہی کام جانتے ہیں کہ رجسٹروں اور کاغذات پر دستخط کئے اور فارغ ہو کر بیٹھ رہے لیکن اسی جگہ اور اسی دفتر میں جب کوئی کام کرنے والا افسر آتا ہے تو وہ اپنے کام کی ہزاروں شاخیں نکالتا چلا جاتا ہے۔ اور اسے ہر وقت نظر آتا رہتا ہے کہ میرے سامنے یہ کام بھی ہے میرے سامنے وہ کام بھی ہے' یوروپین قوموں کو دیکھ لو۔ یہ جہاں جاتی ہیں انہیں وہاں کام نظر آجاتا ہے ہندوستانی کہتے ہیں کہ ہم بھوکے مر گئے مگر یوروپین لوگوں کو ہندوستان میں بھی دولت نظر آرہی ہے۔ اور وہ اس دولت کو سمیٹتے چلے جاتے ہیں اس طرح سیلونی کہتے ہیں کہ ہم بھوکے مر گئے۔ مگر انگریزوں کو سیلون میں بھی دولت دکھائی دیتی ہے۔ افغانی کہتے ہیں کہ ہم بھوکے مر گئے۔ مگر انگریزوں کو افغانستان میں بھی دولت دکھائی دیتی ہے پھر عرب جیسے سنگلاخ خطہ اور اس کے جنگلوں میں بھی انگریزوں کو دولت دکھائی دیتی ہے۔ مصر جیسی وادی میں بھی انہیں دولت دکھائی دیتی ہے۔ چین جاتے ہیں تو وہاں دولت کمانے لگ جاتے ہیں۔ مگر چینی کہتے ہیں ہمیں کچھ نہیں ملتا۔ تو یہ انگریزوں کی نظر کی تیزی کا ثبوت ہے۔ کہ وہ جہاں جاتے ہیں انہیں دولت دکھائی دینے لگ جاتی ہے اور یہ نظر کی تیزی اخلاق فاضلہ سے ہی حاصل ہوتی ہے۔ اگر کسی قوم میں اخلاق فاضلہ پیدا ہو جائیں۔ تو اس کے افراد کی نظر اسی طرح تیز ہو جاتی ہے۔ غرض قربانی اور ایثار کا مادہ ایسی چیز ہے جو انسان کی ہمت کو بڑھاتا ہے اور سچ بولنا ایک ایسا وصف ہے جو انسان کا اعتبار قائم کرتا ہے۔ اور محنت کی عادت ایک ایسی چیز ہے جو کام کو وسعت دیتی ہے اور جب کسی شخص میں یہ اخلاق فاضلہ پیدا ہو جائیں تو ایسا آدمی ہر جگہ مفید کام کر سکتا اور ہر شعبہ میں ترقی حاصل کر سکتا ہے۔ پس میں تحریک جدید کے کارکنوں کو خصوصیت سے اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ یہ امر طالب علموں کے ذہن نشین کرتے رہیں کہ انہیں ہمیشہ سچائی سے کام لینا چاہئے اور محنت کی عادت اپنے اندر پیدا کرنی چاہئے اور اس امر کو ان کے اتنا ذہن نشین کریں کہ یہ امر ان کے دل کی گہرائیوں میں اتر جائے کہ ان باتوں کو چھوڑنا ایسا ہی ہے جیسے طاعون میں گرفتار ہونا۔ آخر وجہ کیا ہے کہ ایک چور مل جاتا ہے وہ دوسرے کے دل میں چوری کی محبت پیدا کر دیتا ہے ایک جھوٹا اور کذاب انسان مل جاتا ہے تو وہ دوسروں کو جھوٹ اور کذب بیانی کی عادت ڈال دیتا ہے۔ ایک سست اور غافل انسان کسی دوسرے کے پاس رہتا ہے تو اسے بھی اپنی طرح سست اور غافل بنا دیتا ہے۔ اگر ان بدیوں کے مرتکب اثر پیدا کر لیتے ہیں تو کیا وجہ ہے کہ کارکنوں کے دلوں میں سوز و گداز پیدا ہو جائے اور وہ اخلاق کی اہمیت کو سمجھ جائیں تو بچوں میں سچ بولنے کی عادت پیدا نہ کر سکیں ان میں محنت کی عادت پیدا نہ کر سکیں اور کیوں بچے ان اخلاق فاضلہ سے دوری کو ایک عذاب نہ سمجھنے لگیں۔

(ارشادات فرمودہ ۲۲/ فروری ۱۹۴۱ء)

---

آج دنیا کے سارے مسائل کا حل خدا کی محبت ہے اور یہی وہ محبت ہے جو دلوں کو اکٹھا کر سکتی ہے اس کے علاوہ باقی سارے نسخے بے معنی اور جھوٹے اور لغو ہیں۔ منہ کی باتیں ہیں۔ اس سے زیادہ ان کی کوئی حقیقت نہیں۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد احمد قریشی

# حضرت مولوی شیر علی صاحب

خاکسار حضرت مولوی صاحب سے متعلق چند ایسے واقعات ہدیہ قارئین کرنا چاہتا ہے جو میرے ساتھ پیش آئے۔ ۱۹۴۴ء میں میٹرک کا امتحان پاس کرنے کے بعد خاکسار نے دفتر بہشتی مقبرہ میں کچھ عرصہ خدمت کی توفیق پائی۔

حضرت مولوی صاحب نے خاکسار سے فرمایا کہ قریشی صاحب میں آپ کو فجر کے وقت بیت مبارک جاتے وقت ساتھ لے لیا کرونگا۔ خاکسار نے اس کو عین سعادت جانا۔ فجر کے وقت جونہی حضرت مولوی صاحب کنڈی کھٹکھٹا کر آواز دیتے میری آنکھ فوراً کھل جاتی اور میں عرض کرتا حاضر ہوا۔ اور پھر جلدی سے وضو کر کے حضرت مولوی صاحب کی خدمت میں حاضر ہو جاتا۔ اس وقت تک 'خواہ وہ کتنی طویل کیوں نہ ہو' حضرت مولوی صاحب دروازے پر کھڑے انتظار فرماتے۔ وہاں سے بیت مبارک کے لئے روانہ ہوتے ہی خاکسار کو چہل احادیث یاد کرانا شروع کرتے۔ حضرت مولوی صاحب چہل احادیث مرتبہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب (اللہ آپ سے راضی ہو) کے راویوں میں سے ایک تھے چنانچہ آپ مجھے سلسلہ رواۃ کے ساتھ احادیث یاد کراتے تھے اس طرح پر کہ پہلے میں سابقہ یاد احادیث سناتا پھر آپ نئی احادیث یاد کراتے۔ بیت مبارک تک میں کئی بار سبق دہرا لیتا تھا۔ بیت مبارک میں فجر اول وقت میں ہو جاتی تھی۔ اگر کبھی وہاں عبادت میں شریک نہ ہو سکتے تو حضرت مولوی صاحب فرماتے چلو بیت اقصیٰ میں چلتے ہیں شاید وہاں جماعت میں شریک ہو جائیں۔

مجھے کبھی عبادت میں حضرت مولوی صاحب کا امام بننے کی جرأت نہ ہوئی۔ تاہم میرے ایک کلاس فیلو دوست مرزا الطاف الرحمٰن صاحب (ایڈووکیٹ ننکانہ صاحب) نے مجھ سے ذکر کیا کہ ایسے ہی ایک موقعہ پر جب حضرت مولوی صاحب نے ان سے کہا کہ آپ امامت کرائیں تو انہوں نے امامت کرا دی اور حضرت مولوی صاحب نے ان کی اقتداء میں عبادت ادا کی۔ (یہ واقعات ۱۹۴۵ء سے قیام پاکستان تک کے ہیں جو حضرت مولوی صاحب کی پیرانہ سالی کے آخری سال تھے اور خاکسار ۴۵ء میں سترہ سال کا تھا) حضرت مولوی صاحب عبادت کے دوران جو کلمات دہراتے تھے وہ آپ کے ساتھ کھڑے ہونے والا بالکل ہلکی مدہم آواز میں مگر صاف سن سکتا تھا۔ فجر اور مغرب اور عشاء کے فرائض کی پہلی دو رکعات کو چھوڑ کر باقی تمام رکعات میں وہ فرض ہوں سنت یا نفل حضرت مولوی صاحب سورہ فاتحہ کی ہر آیت کو تین تین دفعہ دہراتے تھے گویا ہر مرتبہ وہ اس کے نئے سے نئے مطالب کو دل میں پیوست کر رہے ہوں۔ ساتھ کھڑا ہوا مقتدی سرگوشی کے انداز میں آپ کی آواز صاف سن سکتا تھا اور اس سے متاثر ہوتا تھا۔

حضرت مولوی صاحب غرباء اور مساکین کے از حد ہمدرد تھے۔ غرباء اور بیوگان کی مالی امداد کے لئے حضرت مولوی صاحب نے اپنے طور پر ایک چھوٹے سے غرباء فنڈ کی سکیم شروع کی کی ہوئی تھی۔ جس کی آمد و خرچ کا انتظام افضل برادرز پر ہی تھا۔ حضرت مولوی صاحب خود لوگوں سے ماہوار مقررہ رقم لے کر اس فنڈ میں بپابندی تاریخ دینے والے کا نام اور رقم بمد آمد درج کرواتے۔ اور پھر جب کوئی حاجت مند انہیں ملتا تو اسے کاغذ کے ایک پرزے پر لکھ دیتے کہ حامل ھذا کو اتنی رقم دیدیں۔ اس طرح آمد و خرچ کا یہ سلسلہ جاری رہتا۔ حضرت مولوی صاحب ہفتہ عشرہ میں اس کھاتے کو چیک بھی فرماتے اور ہم ان کے جاری کردہ چیک ان کو واپس کر دیتے۔ کئی ایک احباب اپنے نام پر بھی تین روپے دیتے تھے مگر بسا اوقات ایک ماہ میں کئی دفعہ۔

دوکان پر آتے ہی فرماتے کھاتہ آمد میں لکھیں شیر علی تین روپے۔ لیکن ایک نام ایسا تھا جس کے سامنے وہ ہمیشہ دس روپے لکھواتے تھے اور وہ تھا حامد علی۔ ایک معروف دوکان پر کام کرنے کی وجہ سے میں قادیان کے اکثر احمدی احباب کو جانتا تھا مگر حامد علی نام کا اس حیثیت کا کوئی شخص میرے علم میں نہیں تھا جو لازمی چندہ جات کے علاوہ ایک طوعی کار خیر میں اس طرح بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والا ہو۔ مجھے پورا وثوق ہے کہ حضرت مولوی صاحب اللہ تعالیٰ کے حکم "چھپا کر بھی اور اعلانیہ بھی اللہ کے رستہ میں خرچ کرو" پر عمل کرنے کی خاطر شیر علی کے نام پر تین اور اپنی ہی طرف سے حامد علی نام پر دس روپے دیتے تھے۔ شاید حامد علی آپ کے اجداد میں سے کسی کا نام ہو۔ کئی سال ہوئے محترم ملک صلاح الدین صاحب (قادیان) سے میں نے اپنے اس خیال کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ غالباً حامد علی حضرت مولوی شیر علی صاحب کا سابقہ نام تھا۔ اس سے میرے وثوق کو مزید تقویت پہنچی۔

حضرت مولوی صاحب اس کار خیر میں اپنے اور حامد علی صاحب کے نام پر دی جانے والی رقم کے علاوہ روزانہ ایک روپے کے ٹکے لیکر اپنی جیب میں رکھتے اور راستے میں جو فقیر بھی نظر آتا اسے کم از کم ایک ٹکہ دیتے۔ اس زمانے میں دو پیسہ کا ایک سکہ رائج تھا جسے ٹکہ کہتے تھے۔ اس کی قوت خرید کا اندازہ اس بات سے لگا سکتے ہیں کہ اس وقت ایک ٹکے کا ایک پاؤ دہی ملتا تھا جو آج کل کراچی میں ساڑھے چار روپے کا ملتا ہے۔ گویا حضرت مولوی صاحب جس فقیر کو ایک ٹکہ دیتے تھے وہ آجکل کے حساب سے ساڑھے چار روپے اور دو ٹکے پانے والا نو روپے وصول کرتا تھا۔

حضرت مولوی صاحب کلام الٰہی کے انگریزی ترجمہ کے سلسلہ میں قریباً تین سال لندن میں مقیم رہے۔ واپس آنے کے بعد بھی آپ ہمہ وقت اسی کام کی ایڈیٹنگ ٹائپ شدہ مسودات کی پروف ریڈنگ اور دوبارہ ٹائپ شدہ مسودات کی دوبارہ اور سہ بارہ پروف ریڈنگ کے بظاہر تھکا دینے والے مگر انتہائی احتیاط اور ذمہ داری کے کام میں مصروف رہے۔ حضرت مولوی صاحب کے ارشاد پر خاکسار کو بھی چند بار حضرت مولوی صاحب کے ساتھ انگریزی ترجمہ کی پروف ریڈنگ کی سعادت حاصل ہوئی۔ پہلی بار صبح دس بجے حضرت مولوی صاحب نے مجھے دوکان سے اپنے ساتھ لیا اور ہم بیت مبارک کے پرانے حصہ کے محراب کے پاس آکر ظہر تک بیٹھے۔ اس کے بعد بھی جتنی دفعہ اس کام کے لئے بیت مبارک جانے کا موقعہ ملا حضرت مولوی شیر علی صاحب ہمیشہ اسی جگہ پر قبلہ رو ہو کر بیٹھتے اور مجھے اپنے سامنے بٹھا لیتے۔ بعد میں مجھے معلوم ہوا کہ یہ وہی جگہ تھی جہاں حضرت بانی سلسلہ (آپ پر سلامتی ہو) تشریف فرما ہوتے تھے۔ حضرت مولوی صاحب کے پاس ٹائپ شدہ مسودات کے دو بنڈل ہوتے۔ ایک اصلاح شدہ اور دوسرا اس کے مطابق نیا ٹائپ شدہ۔ اول الذکر وہ اپنے سامنے رکھتے اور دوسرا مجھے دیتے کہ میں صاف آواز سے ایسے پڑھوں کہ تمام Punctuation Marks اور Italics اور Capital Letters ادا کروں جبکہ آپ اصلاح شدہ مسودہ کو غور سے دیکھتے جاتے کہ جو کچھ میں پڑھ رہا تھا وہ عین اس کے مطابق تھا یا نہیں۔ ظہر سے پہلے بیت مبارک میں بالعموم کوئی آدمی نہیں ہوتا تھا اور ایسے کام کے لئے کامل یکسوئی میسر تھی۔

ایسے ہی ایک موقعہ پر موسم سرما میں چھوٹی سیڑھیوں کے راستے ہم بیت مبارک میں داخل ہوئے۔ حضرت مولوی صاحب اس دروازہ کے سامنے کھڑے تھے جہاں سے حضرت امام جماعت ثانی (اللہ آپ سے راضی ہو) تشریف لایا کرتے تھے۔ حضرت مولوی صاحب نے ایک لمبا گرم کوٹ پہنا ہوا تھا جیسا کہ حضرت بانی سلسلہ (آپ پر سلامتی ہو) پہنا کرتے تھے۔ خاکسار کو مخاطب کر کے حضرت مولوی صاحب نے فرمایا "میں جب لندن میں تھا تو سردیوں میں مجھے گرم کوٹ کی ضرورت پڑی۔ میں نے درزی کو اپنا پرانا کوٹ دیا کہ اس نمونہ کا کوٹ سی دو۔ چنانچہ اس نے یہ کوٹ سی کر دیا جو میں نے پہنا ہوا ہے۔ اس کے کپڑے کی قیمت تو ایک پونڈ تھی اور درزی نے سلائی کے چھ پونڈ لئے۔ یہ کہہ کر کہ یہی بڑی بات ہے کہ میں نے آپ کو مطلوبہ نمونہ کے عین مطابق کوٹ سی دیا ہے"۔ اس زمانہ میں لندن میں مروجہ اوور کوٹ بہت کم قیمت پر مل جاتے مگر حضرت مولوی صاحب کو اس نمونہ کا کوٹ پسند تھا جیسا کہ حضرت بانی سلسلہ پہنا کرتے تھے اس لئے زیادہ قیمت دیکر وہ سلوایا۔ ورنہ حضرت مولوی صاحب سادگی کا پیکر تھے۔ رہائش 'لباس 'غذا سب حد درجہ سادہ تھے اور ایک پیسہ بھی ضرورت سے زیادہ نہ خرچ کرتے تا کہ وہ ایک ایک پیسہ مخلوق خدا کے کام آسکے۔

پروف ریڈنگ کے سلسلہ میں حضرت مولوی صاحب کے ساتھ آپ کے دفتر واقعہ کوٹھی دار الحمد محلہ دارالانوار بھی جانے کا اتفاق ہوا۔ گرمی کے دنوں میں ایک دفعہ صبح نو بجے ہم وہاں پہنچے تو کافی پسینہ آرہا تھا۔ آپ نے دفتر کھول کر بجلی کا پنکھا چلایا اور اپنی کرسی پر بیٹھ گئے۔ میز کے سامنے والی کرسی پر میں بیٹھ گیا اور ہم نے کام شروع کر دیا۔ پنکھے کی ہوا سے پسینہ خشک ہو کر گرمی کی شدت میں کمی محسوس ہونے لگی تھی کہ حضرت مولوی نے فرمایا پنکھا بند کر دیں۔ میں نے سوچ آف کر دیا۔ ہم پھر کام کرنے لگے۔ کوئی پانچ سات منٹ بعد جب گرمی ناقابل برداشت ہونے لگی تو فرمایا پنکھا چلا دو۔ میں نے تعمیل کی۔ اور پھر کام کرنے لگے۔ اس طرح سات آٹھ منٹ پنکھا چلتا اور چھ سات منٹ بند رہتا۔ اور کام جاری رہتا۔ جب تین چار دفعہ ایسا ہو چکا تو حضرت مولوی صاحب نے فرمایا

باقی ص ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوہدری منیر احمد خان

# محترم چوہدری فتح محمد صاحب ایم۔اے

کچھ لوگ شاہراہ حیات پر ایسے انمٹ نقوش ثبت کر جاتے ہیں کہ موت کے بعد بھی وہ زندہ جاوید رہتے ہیں۔ اپنی زندگی میں خدا تعالیٰ کے فضل سے اور اس کی دی ہوئی استعدادوں کو حقوق العباد کی ادائیگی میں صرف کر کے وہ ایک نافع الناس وجود بن جاتے ہیں۔ انہی خوش نصیبوں میں سے ایک چوہدری فتح محمد صاحب ایم۔اے تھے۔

چوہدری فتح محمد صاحب کالرہ کلاں ضلع گجرات کے نمبردار چوہدری محمد خان صاحب کے ہاں اگست ۱۹۱۹ء میں پیدا ہوئے۔ میٹرک تک تعلیم زمیندارہ ہائی سکول گجرات سے حاصل کی۔ ایف۔اے کا امتحان گورنمنٹ انٹرمیڈیٹ کالج گجرات سے پاس کیا۔ سکول کی تعلیم کے دوران خاکسار کے والد چوہدری رحمت خان صاحب سابق امام بیت الفضل لندن کے زیر تربیت رہے۔ بی۔اے اور ایم۔اے ریاضی اسلامیہ کالج لاہور سے پاس کیا۔

مکرم چوہدری فتح محمد صاحب کے تعلقات خاکسار کے والد صاحب کے ساتھ خاندانی تعلقات کی بنا پر نہایت دیرینہ تھے۔ سکول کے زمانہ میں ان کی دوستی مکرم ملک عبدالرحمان صاحب خادم کے ساتھ استوار ہوئی جو مؤخر الذکر کی وفات کے بعد ان کی اولاد کے ساتھ بھی تادم حیات باقی رہی ایک شفیق استاد اور ایک نہایت ہی جاذب نظر دوست کی صحبت اور تربیت نے انہیں ۱۹۴۱ء میں احمدیت کے نور سے منور کیا انہیں دعوت الی اللہ کا جنون کی حد تک شوق تھا۔ ان کی دعائیں اور کاوشیں رنگ لاتی رہیں۔ ان کے والدین اور بہن بھائی یکے بعد دیگرے احمدیت کی آغوش میں آتے رہے۔ اور بعد ازاں ان کے سسر مکرم چوہدری عبداللہ خاں صاحب نمبردار ہریا والا گجرات بھی اپنی زندگی کے آخری ایام میں جماعت احمدیہ میں شامل ہو گئے۔

۱۹۴۱ء میں ایم۔اے ریاضی کے بعد کچھ عرصہ زمیندارہائی سکول میں استاد رہے۔ بعد ازاں پنجاب گورنمنٹ کے محکمہ لوکل فنڈ آڈٹ سے منسلک ہو گئے۔ محکمہ لوکل فنڈ آڈٹ میں اپنی خداداد صلاحیتوں جن میں سے ذہانت اور قوت استدلال خاص طور پر قابل ذکر ہیں کی بدولت آغاز ملازمت سے ریٹائرمنٹ تک ایک خاص مقام حاصل رہا۔ ملازمت کے دوران زیادہ عرصہ لاہور میں مقیم رہے۔ پنجاب یونیورسٹی' سیکنڈری بورڈ اور امپروومنٹ ٹرسٹ ان کی صلاحیتوں سے بھرپور فائدہ اٹھاتے رہے۔ اس دوران جماعت احمدیہ لاہور کے قائد مجلس خدام الاحمدیہ اور نائب امیر کے عہدوں پر فائز رہے۔ ۱۹۶۵ء میں ڈائریکٹر لاہور ریجن بنے لاہور میں قیام کے دوران یونیورسٹی اور بورڈ سے متعلق عوام الناس کے بے شمار کام سرانجام پانے میں ممد و معاون ثابت ہوتے رہے۔

لاہور سے تبدیل ہو کر ملتان ریجن کے ڈائریکٹر مقرر ہوئے۔ ملتان قیام کے دوران امیر ضلع ملتان کے فرائض بھی انجام دیتے رہے۔ ۱۹۷۴ء میں پروونشل ڈائریکٹر کے عہدے پر ترقی پائی۔ اور ۱۹۷۹ء میں اس اہم عہدے سے ریٹائر ہوئے۔ ریٹائرمنٹ کے معاً بعد پنجاب پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے ممبر کے طور پر کام کرتے رہے۔

## جماعتی خدمات

۱۹۴۱ء میں جماعت میں شامل ہونے کے بعد دعوت الی اللہ کے کام کو ہمیشہ ہر کام پر مقدم جانا۔ لاہور میں قیام کے دوران قائد خدام الاحمدیہ اور بعد ازاں مکرم چوہدری اسد اللہ خاں صاحب امیر لاہور کے ساتھ ایک طویل عرصہ تک نائب امیر کے طور پر کام کرتے رہے۔ مکرم چوہدری اسد اللہ خاں صاحب کو مکرم چوہدری صاحب کے ساتھ ایک دیرینہ اور قلبی لگاؤ تھا۔ اور ان کی بہت قدر کرتے تھے۔ ایک دن قدرت ثانیہ کے تیسرے مظہر کے ساتھ امرائے پنجاب کی میٹنگ کے بعد خاکسار کو مکرم چوہدری اسد اللہ خاں صاحب نے فرمایا کہ چوہدری فتح محمد بہت بعد میں جماعت میں آئے لیکن اپنے اخلاص کے لحاظ سے بہت آگے نکل گئے۔

مرکزی فنانس سٹینڈنگ کمیٹی کے تاحیات ممبر رہے۔ اور شعبہ مال کے مختلف امور آپ کی نگرانی اور مشاورت سے سرانجام پاتے رہے۔

آپ ۲۶۔ جنوری ۹۲ء کو مختصر علالت کے بعد اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔

محکمہ لوکل فنڈ آڈٹ کے افسران اور ماتحت افراد آپ کے امانت' دیانت اور محکمہ کے مقام کو بلند کرنے کی خدمات پر رطب اللسان تھے۔ آپ نے اپنے پسماندگان بیوہ کے علاوہ تین بیٹے اور ایک بیٹی چھوڑی۔

احباب جماعت سے اللہ تعالیٰ کے ہاں آپ کے درجات کی بلندی اور ان کے بچوں کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

چوہدری فضل الرحمان

# محترم میاں صالح محمد صاحب

میرے نہایت ہی شفیق اور محترم دادا جان میاں صالح محمد صاحب ایک بہت نیک۔ پارسا اور باخدا بزرگ تھے۔ اندازاً آپ ۱۸۶۲ء میں جھنگ شہر میں پیدا ہوئے تعلیم مکمل کرنے کے بعد آپ نے ریلوے میں ملازمت اختیار کی۔ اسی دوران ۱۹۰۴ء میں لدھیانہ میں جہاں آپ سٹیشن ماسٹر تھے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دست مبارک پر بیعت کر کے حضور کے رفقاء میں شامل ہو گئے۔ آپ احمدیت کے فدائی اور شیدائی بھی۔ متقی۔ پرہیزگار۔ تھے۔ آپ کے پاک عملی نمونہ سے کئی لوگ متاثر ہوئے۔

آپ کے برادر نسبتی حضرت میاں رمضان علی صاحب ان دنوں دینی علوم کے حصول کے لئے ہندوستان میں مختلف مکاتب فکر کے مدارس میں جا کر تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ میری دادی جان کی ترغیب پر آپ انہیں بھی اپنے پاس لے آئے۔ وہ بھی آپ کے عملی نمونہ سے متاثر ہو کر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے دست مبارک پر بیعت کر کے حضور کے رفقاء میں شامل ہو گئے۔ انہیں بھی آپ نے ریلوے میں ملازم کرا دیا۔ اور وہ بھی سٹیشن ماسٹر کے عہدہ سے ریٹائر ہوئے حضرت دادا جان نے ریٹائرمنٹ کے بعد جھنگ شہر میں ایک مکان تعمیر کرایا اور پھر وہاں ہی سکونت اختیار کر لی۔ آپ تاحیات جھنگ شہر کی جماعت کے امام اور خطیب رہے۔ آپ بہت منکسر المزاج تھے۔ آپ پروقار اور پرکشش شخصیت کے مالک تھے۔ جھنگ شہر کے غیراز جماعت دوست اور ہندو بھی آپ کی بہت قدر اور عزت کرتے تھے۔

آپ صدقہ اور خیرات کثرت سے کرتے تھے۔ اپنے مستحق خویش و اقارب اور غیر کی تازندگی حسب استطاعت مدد فرماتے رہے آپ کی ایک اچھی خاصی لائبریری تھی۔ جس میں زیادہ تر حضرت بانی سلسلہ کی کتب تھیں۔ آپ ریویو آف ریلیجنز انگلش کے باقاعدہ خریدار تھے۔ اس کے علاوہ دوسری اخبارات بھی پڑھتے تھے۔

آپ کو ۱۹۲۵ء میں مثانہ میں پتھری ہو گئی۔ جس کا اپریشن کر دیا گیا۔ جو کامیاب نہ ہوا۔ اور آپ انتقال فرما کر اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملے۔ جنازہ کے ساتھ اکثر غیراز جماعت دوست بھی گئے۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس عظیم اور بزرگ انسان کی بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

ڈاکٹر فہمیدہ منیر

# محترم چوہدری عظمت اللہ صاحب

میرے والد صاحب سیکشن آفیسر کے گریڈ سے سیکرٹیریٹ لاہور سے ریٹائر ہوئے بچپن محنت و مشقت سے بسر کیا۔ پیدائشی احمدی تھے۔ پڑھائی میں ہمیشہ اول آتے رہے۔ تحریر نہایت خوبصورت تھی۔ یعنی نہایت خوش خط تھے وظیفہ پر اپنی تعلیم مکمل کی۔ ہوسٹل کے باقی اخراجات چارپائیاں بن بن کر پورے کئے۔ شادی کے بعد والدین کے جزوی اور ایک چھوٹے بھائی کی تعلیم کے مکمل اخراجات بھی پورے کئے۔

مجھے بچپن کے زمانے یاد آتے ہیں۔ پارٹیشن کے بعد وہ کسی ایسے محکمہ میں تھے۔ جہاں لوگ ہزاروں ہزار روپے رشوت لا کر قدموں میں ڈالتے تھے۔ لیکن میں حلفیہ گواہی دیتی ہوں کہ تنگی ترشی اور قرض سے گزارا کیا۔ لیکن رشوت کے روپے ٹھکرا دیئے۔ بلکہ اس طرح اپنے افسروں کی ناراضگی مول لے کر تمام عمر نشانہ مخالفت بنے رہے۔ لیکن اپنی اولاد کو رزق حلال کھلایا۔ رزق حلال کھانے کی ترغیب دی۔

صبر و شکر سے رہنا سکھایا۔ سحرخیزی کی عادت تھی۔ صبح سویرے اٹھ کر اونچی آواز سے کلام الٰہی پڑھتے اور دعائیں کرتے۔ اور ہم سب بہن بھائی بیدار ہو جاتے۔ نہایت نامساعد حالات میں تمام خاندان کی مخالفت کے باوجود قرضدار ہو کر سب اولاد کو تعلیم دلوائی۔ اور ہر طرح اولاد کا خیال رکھا۔ ان کی ہر جائز خواہش پوری کی۔ اولاد کی خاطر قربانی کا جذبہ بے حد تھا۔ عیدین پر اکثر ایسا ہوا کہ بچوں کے کپڑے بنوانے کی خاطر اپنے کپڑے نہ بنواتے۔ بچوں کو عزیزوں کے ہاں جانے کا شوق ہوتا۔ تو خود ہمیشہ گھر رہنا قبول کرتے بچوں کو بھجوا دیتے۔ غریبوں اور بیواؤں کا خاص خیال رکھتے اور اپنے خرچ میں سے اور اپنے حصے کے کھانے میں سے غریبوں کو دے دیتے ان کی وفات کے بعد ان کا حال کھلا کہ وہ کتنے غریب پرور تھے کتنے بچوں کو وظیفہ دیتے تھے۔ خاص کر صنف نازک کے دکھ پر بہت متاثر ہوتے ان کی امداد

باقی ص ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد اشرف کاہلوں

# بے رخی

بے رخی انسانی عادات ذمیمہ میں سے ہے۔ اس کا دوسرا نام بے توجہی ہے۔ کہتے ہیں کہ بے رخی' بے رخی ہے خواہ کسی رخ یا جہت سے ہو۔ ایک شخص ملاقات کی غرض سے آتا ہے۔ یا کسی مشورہ کے سلسلہ میں رجوع کرتا ہے یا پھر وہ کسی ہمدردی کا مستحق ہے ایسے موقعہ پر مناسب توجہ نہ دینا اور عدم دلچسپی کا اظہار کرنا بے رخی برتنا ہے۔ یہ انسانی فعل اخلاق سیئہ میں داخل ہے اور پسندیدہ نظر سے دیکھا نہیں جاتا۔ ایسا طرز عمل دراصل انسانی ہمدردی اور غمگساری کے فقدان کا مظہر ہے۔ یہ فعل اور کردار انسانی سیرت و کردار پر بدنما داغ ہے۔ موقعہ اور محل کے مطابق ہمارے طرز عمل کی تبدیلی اور تغیر ایک بات یا فعل کو زمرہ اخلاق حسنہ میں لے آتا ہے یا اسے کے دائرہ بداخلاقی میں شامل کر دیتا ہے۔

بے رخی سے گلے اور شکوہ کا آغاز ہوتا ہے۔ جس کا انجام کینہ پروری اور عداوت و دشمنی پر منتج ہوتا ہے۔ اخلاق فاضلہ اور حسنہ سے عاری انسان اس عادت قبیح کا شکار ہوتا ہے۔ تقویٰ کی باریک راہوں پر قدم مارنے والے اپنے دامن کو ان خاروں سے بچا کر چلتے ہیں۔

بے رخی پیدا ہونے کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ صاحب علم ہونا ایک شخص کے لئے موجب ابتلا بن جاتا ہے۔ علم کا گھمنڈ اس میں بڑائی اور تکبر پیدا کر دیتا ہے۔ احساس برتری اسے کمتر علم والوں سے رابطہ اور رشتہ منقطع کرا دیتا ہے۔ اسی زعم میں وہ دوسروں کے ساتھ بے رخی کا مظاہر کرتا ہے۔ کم علم والوں کو حقیر خیال کرتا ہے۔ اپنے علمی مرتبہ کے برابر نہ جان کر ان سے بے رخی سے پیش آتا ہے۔

دنیاوی بلند مرتبہ یا حکومتی عہدہ بے رخی کو جنم دینے والے اسباب میں سے ایک سبب ہے۔ اعلیٰ عہدہ پر فائز ہونے کے ناطے ایسا آدمی اپنے ہم جنسوں کو جو درجہ میں اس سے کم ہیں۔ حقارت اور بے رخی سے دیکھتا ہے۔ سائل کی درخواست پر ہمدردانہ غور نہیں کرتا۔ فرعونیت کردار سے ٹپکی ہے۔ اکثر و بیشتر بے رخی کے دائرہ میں گھومتا رہتا ہے۔

مال و دولت بھی ایک دنیاوی شخص کے لئے باعث بے رخی بنتا ہے۔ پر آسائش زندگی ایک دنیاوی آدمی کو نازک مزاج بنا دیتی ہے۔ وہ خود کو دنیا کا حساس ترین فرد خیال کرتا ہے۔ طبقاتی سوچ و فکر اس کے انداز زندگی کو بدل کر رکھ دیتی ہے۔ غریب اور کم وسائل انسانوں سے اس کا رویہ اور سلوک بے رخی والا ہوتا ہے۔

مفاد کی کمیت و کیفیت بھی بے رخی پیدا کرنے میں اہم کردار اور رول ادا کرتی ہے۔ دنیاوی وجاہت کا طالب کسی آدمی سے تعلق یا رابطہ پیدا کرنے مین حال اور مستقبل کے مفاد کو اپنی نگاہ میں رکھتا ہے جو اس شخص سے وابستہ ہے۔ جن سے کوئی مفاد وابستہ نہیں ان سے وہ بے رخی والا معاملہ کرتا ہے۔ مفادات کی کمیت و مقدار اس کی توجہ یا عدم توجہ کا معیار ہے۔

یہی وہ چند اسباب و عوامل ہیں جو انسانوں میں بے رخی کی پیدائش کا باعث بنتے ہیں۔ اس کے نتیجہ میں معاشرے کا ہر فرد ایک دوسرے سے شاکی رہتا ہے۔ بدظنی اور سوئے ظن دلوں کا روگ بن جاتے ہیں۔ بے رخی کے سبب انسانوں میں نفرت' کراہت' کینہ' دشمنی اور عداوت پیدا ہو جاتی ہے۔ خوش خلقی جاتی رہتی ہے۔ تعلقات کشیدہ ہو جاتے ہیں۔ محبت و مودت کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ اور معاشرہ امن و سلامتی سے محروم ہو جاتا ہے۔ باہمی اخوت کی فضا جاتی رہتی ہے۔ اس بے رخی کا علاج اور مداوا کیا ہے؟ اپنی سوچ اور فکر کے زاویوں کو اخلاق حسنہ کے مطابق ڈھالنا' اپنے عمل و کردار کو اس کا آئینہ بنانا اور اس کے ساتھ ساتھ خود کو دامی اور زندہ کرامت کا نمونہ بنانا ہے۔ یہی اس کا علاج و تریاق ہے۔ جو حضرت بانی سلسلہ (اللہ تعالیٰ کی آپ پر سلامتی ہو) کے الفاظ کے مطابق یوں ممکن ہے۔

"میں سمجھتا ہوں کہ ہر ایک شخص جو اپنے اخلاق سیئہ کو چھوڑ کر عادات ذمیمہ کو ترک کر کے خصائل حسنہ کو لیتا ہے۔ اس کے لئے وہی کرامت ہے۔ مثلاً اگر بہت ہی سخت' تند مزاج اور غصہ ور ان عادات بد کو چھوڑتا ہے اور حلم اور عفو کو اختیار کرتا ہے یا امساک کو چھوڑ کر سخاوت اور حسد کی بجائے ہمدردی حاصل کرتا ہے۔ تو بے شک یہ کرامت ہے.....تو بس یہ ایک دامی اور زندہ کرامت ہے کہ انسان اخلاقی حالت کو درست کرے۔ کیونکہ یہ ایک ایسی کرامت ہے جس کا اثر کبھی زائل نہیں ہوتا۔ بلکہ نفع دور تک پہنچتا ہے۔ (صاحب ایمان) کو چاہئے کہ خلق اور خالق کے نزدیک اہل کرامت ہو جاوے۔ (ملفوظات جلد اصفحہ ٨٩) بے رخی کو چھوڑ کر خوش خلقی کی صفت کو اپنانا صاحب کرامت بننا ہے۔ اور یہی کرامت دلوں کی تسخیر کا بہترین نسخہ ہے۔

---

پروفیسر حبیب اللہ خان

# انسانیت کے کمال کی انتہا

آج سے قریباً پندرہ سو سال قبل عرب کے بیابانوں میں ایک عجیب ماجرا ہوا کہ صدیوں کے سوئے ہوئے بیدار ہو گئے' جو وحشی اور تمدن سے عاری تھے اور انتہائی جہالت و معصیت میں ڈوبے ہوئے تھے وہ نہ صرف خود سب عیبوں سے پاک اور سب علوم و فنون سے آراستہ' سب سے زیادہ متمدن اور مہذب ہوئے بلکہ ساری دنیا کے ہادی اور رہنما بن گئے۔ اس کا اصل باعث وہ نور تھا جو مکہ کے ریگزاروں اور فاران کی چوٹیوں پر چمکا۔ اس کا بانی وہ وجود با جود تھا جو تو لولاک لما خلقت الافلاک کا مصداق تھا' جس کو رب العالمین نے ساری کائنات کے لئے رحمتہ للعالمین بنا کر مبعوث کیا۔ ہزاروں ہزار درود اور سلام اس نبی معصوم پر جو بے کسوں اور غریبوں کا ملجا' بیواؤں اور یتیموں کا ماویٰ' اسیروں اور غلاموں کا منجی بچوں کا شفیق' بزرگوں کا مونس' مردوں کا ہمدم' عورتوں کا غمخوار اور ساری نسل انسانی کا رہبر و پیشوا تھا۔ اس کے ذریعہ تمام ظلمتیں کافور ہوئیں' حلال و حرام میں تمیز ہوئی' شرک کا استیصال اور توحید کامل کا قیام عمل میں آیا' مخلوق خدا کو اخلاق فاضلہ کا شعور اور اخلاق حقیقی کا عرفان نصیب ہوا' اور شریعت کاملہ کے ذریعہ حقیقی امن اور سلامتی کی راہیں نسل انسانی کے لئے روشن ہوئیں۔ آنحضرت ﷺ کا زمانہ وہ لیلتہ القدر تھی جس میں خدا کی کامل تجلی ہوئی' وحشی انسانوں کو باخدا اور خدا نما وجود بننا سکھایا گیا' ایک پرامن معاشرہ وجود میں آیا' روحانی ترقی کے اعلیٰ ترین مراتب تک انسان کی رسائی ہوئی' فسق و فجور کی تمام تاریکیاں چھٹ گئیں' ظلم و تعدی کی تمام راہیں مسدود ہوئیں اور آنحضرت ﷺ کے صحابہ آپ کی فیض رسانی کی بدولت اخلاق فاضلہ سے متصف ہو کر زندگی کے ہر شعبہ میں بہترین نمونہ ثابت ہوئے حضور کے دور مبارک میں انسانیت اپنے متہائے کمال کو پہنچ گئی اور وہ مقصود پورا ہوا جس کے لئے انسان پیدا کیا گیا۔ مختصر طور پر یوں کہہ سکتے ہیں کہ ایک طرف خالق حقیقی سے اتصال پیدا ہوا' اور دوسری طرف مخلوق خدا سے محبت و پیار کا سلوک عمل میں آیا۔

---

بقیہ : ص ۴

"حضرت امام جماعت ثانی (اللہ آپ سے راضی ہو) نے خطبات تحریک جدید میں اخراجات میں بچت کرنے کی بہت تاکید فرمائی ہے۔ اس لئے بجلی کے بل میں بچت کی خاطر میں ایسا کر رہا ہوں۔ دوپہر کو مددگار کارکن آپ کے گھر سے کھانا لیکر آیا۔ چینی کے ایک پیالہ میں شوربے میں بھیگے ہوئے روٹی کے ٹکڑے تھے جو آپ نے چمچ سے کھائے۔

غض بصر کا یہ عالم تھا کہ راستہ چلتے ہوئے حضرت مولوی صاحب کی آنکھیں نیم وا ہوتی تھیں۔ جیسے عبادت کے دوران آنکھیں سجدہ گاہ پر ہوتی ہیں مگر سامنے سے آنے والے ہر شخص کو قطع نظر اس کے کہ وہ عمر میں چھوٹا ہے یا بڑا سلام کہنے میں آپ سبقت فرماتے تھے۔ آپ کے جملہ محاسن کی بنا پر اپنوں کی زبان پر تو بالاتفاق یہ بات تھی کہ حضرت مولوی شیر علی صاحب (اللہ آپ سے راضی رہے) فرشتہ انسان ہیں۔ مگر میں نے ایک اشد معاند کی زبان سے جو مخالفت کا کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہیں دیتا تھا یہ سنا جبکہ حضرت مولوی صاحب اس کی دوکان کے سامنے سے گزر رہے تھے اس نے تعظیما اپنے ساتھیوں سے کہا کہ یہ فرشتہ جا رہا ہے۔ اس وقت معاً میرے دل میں خیال آیا کہ کیسا عجیب شخص ہے کہ ان کو تو فرشتہ کہتا ہے مگر فرشتوں نے خدا کے حکم سے جس کے سامنے سر تسلیم خم کیا ہے اس کی شان میں زبان طعن دراز کرتا ہے۔ پس انکار کرنے والا حیران و ششدر رہ گیا' اور ہمارا ایمان محکم تر ہوا اور ہمارا ہاتھ ایک ایسے مضبوط کڑے پر پیوست ہوا کہ ٹوٹنا جس کے مقدر میں نہیں'۔

اے خدا تو اولین اور آخرین پر اپنی بے شمار رحمتیں نازل فرما اور ہمیں ان کے حسنات کا وارث بنا۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

---

بقیہ : ص ۵

کرتے بچوں کے ہاں کبھی خالی ہاتھ نہ جاتے سب بچوں بلکہ نوکروں تک کو پھل مٹھائی کیک وغیرہ لیکر کھلاتے۔ غریبوں کو کپڑے سلوا کر دیتے۔ ان کی خوشی سے خوش

Digitized by Khilafat Library Rabwah



ہوتے۔ اور یہ سب وہ اپنے جیب خرچ سے کرتے اور بچوں سے اپنے اخراجات چھپاتے رہتے قرض لے کر بھی یہ کام ضرور کرتے اور والدہ صاحبہ کی ناراضگی مول لیتے۔ غریبوں کو ان کی ضرورت کی چیزیں ان کے گھر جا کر خود پہنچایا کرتے۔

رقیق القلب تھے۔ منکسر المزاج تھے۔ معاف کر دینے کا بہترین حوصلہ رکھتے تھے۔ بعض اوقات بچوں پر سختی کر بیٹھتے پھر خیال آتا تو اپنے چھوٹوں تک سے معافی مانگ لیتے۔ ان کی اس بات نے ہمیں ہمیشہ معافی مانگنا غلطی تسلیم کرنا۔ اور معاف کر دینا سکھایا ہے۔ سگریٹ پینے میں چین سموکر تھے۔ لیکن ارادہ کے اتنے پکے تھے کہ سگریٹ چھوڑ دیے اور پھر ساری عمر نہ پیے۔

اے پیارے خدا۔ جن مشکلات کو سہہ کر میرے ابا جان نے جس احسن رنگ میں ہم گیارہ بہن بھائیوں کی تربیت اور کفالت کی۔ اور مشکلات کے وقت جس حوصلہ سے کام لیا۔ اس کی بہترین جزاء ان کو دے۔ اور جنت کے اعلیٰ درجوں میں انہیں جگہ دے اور ان کے مقام میں ترقی فرماتا چلا جا۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔

## صدر انجمن احمدیہ میں محررین کی ضرورت

دفاتر صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں کارکنان درجہ دوم کی وقتاً فوقتاً ضرورت رہتی ہے۔ صرف ایسے مخلص احمدی نوجوان درخواستیں بھجوائیں جو دینی کاموں سے شغف اور خدمت دین کا شوق رکھتے ہوں اور مستقل طور پر حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ کام کرنے کے خواہش مند ہوں۔

① تعلیمی قابلیت میٹرک سیکنڈ ڈویژن۔ عمر ۱۸ سال کم از کم

② نصاب کے سلسلہ میں نظارت دیوان سے رابطہ کریں۔

③ درخواستیں ۹۳-۱۱-۱۱ تک دفتر نظارت دیوان میں بھجوادیں۔ درخواستوں کے ساتھ تعلیمی قابلیت کی مصدقہ نقول یا فوٹو سٹیٹ۔ صدر صاحب جماعت کی تصدیق کے ساتھ بھجوائیں۔

④ امتحان کمشن ۹۳-۱۱-۲۱ بروز اتوار (بوقت دس بجے صبح) اور انٹرویو مورخہ ۹۳-۱۱-۲۳ بروز منگل ہوگا۔ وقت تحریری امتحان کے نتیجہ کے وقت بتا دیا جائے گا۔

(نوٹ) ان امیدواران کا انٹرویو لیا جائے گا۔ جو تحریری پرچہ کے امتحان میں پاس ہونگے۔ ہر دو امتحان (پرچہ و انٹرویو) پاس کرنا لازمی ہوگا۔

(ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)

بین المملکتی حالات' واقعات' شخصیات

## اقوام متحدہ / خالی آسامیاں

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے اقتصادی اور سماجی کونسلوں کی خالی آسامیوں کے لئے ۱۸ ریاستوں کا انتخاب کیا ہے۔ جہاں سے یہ آسامیاں پر کی جائیں گی۔ یہ لوگ جوان عہدوں پر مقرر کئے جائیں گے جنوری ۱۹۹۴ء سے اپنا کام شروع کر کے تین سال تک اس عہدے پر برقرار رہیں گے۔ ان ۱۸ ریاستوں کا انتخاب کرنے کے لئے جغرافیائی لحاظ سے دنیا کی تقسیم کو مد نظر رکھا گیا ان میں سے پانچ افریقی ریاستوں میں سے آسامیاں خالی ہوئی ہیں جن میں مصر غانا سینیگال تنزانیہ اور زمباوے ہیں۔ تین ایشائی ریاستوں میں سے یعنی انڈونیشیا جاپان اور پاکستان ایک مشرقی یوروپ سے یعنی بلغاریہ۔ چار لاطینی امریکہ سے اور کریبین ریاستوں میں سے یعنی چلی۔ کوسٹاریکا۔ پیراگوئے۔ اور وینزا ویلا۔ اور پانچ مغربی یوروپ اور دیگر علاقوں سے یعنی فرانس جرمنی یونان اور آئرلینڈ۔ کونسل کے ۵۴ اراکین کو مندرجہ ذیل ریاستوں میں سے منتخب کیا گیا تھا۔ ۱۴ افریقہ سے۔ ۱۱ ایشیاء سے۔ ۱۰ لاطینی امریکہ سے۔ ۱۳ مغربی یوروپ اور دوسرے علاقوں سے اور ۶ مشرقی یوروپ سے۔ یہ انتخاب خفیہ بیلٹ کے ذریعہ کئے جاتے ہیں اور ان کے لئے کسی کو نامزد نہیں کیا جاتا البتہ ووٹ ۲/۳ کی اکثریت سے ہونے چاہئیں۔

## اقوام متحدہ پر الزامات

اقوام متحدہ کے دن کی تقریبات میں سے ایک سیمینار میں اقوام متحدہ پر الزام لگایا گیا کہ وہ اپنے اغراض و مقاصد حاصل کرنے میں بری طرح ناکام رہی ہے اس کا مقصد تو یہ تھا کہ دنیا میں امن قائم کیا جاتا اور انسانی حقوق کی خلاف ورزی کو روکا جاتا لیکن وہ ایسا نہ کر سکی۔ کہا گیا ہے کہ اقوام متحدہ دوہرے معیار رکھتی ہے وہ چھوٹی ریاستوں کو نظرانداز کرتے ہوئے بڑی ریاستوں کی مدد کرتی ہے اور انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کی طرف سے آنکھیں بند کئے ہوئے ہے خاص طور پر ساری دنیا کے مسلمانوں کے سلسلے میں۔ سینیٹر ذکی الدین پال جو ایک تقریب کے مہمان خصوصی تھے نے کہا کہ جب سے سوویت رشیا ٹوٹ پھوٹ گیا ہے اقوام متحدہ امریکی مفادات کی حفاظت میں مصروف ہے آپ نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ اگرچہ کشمیر میں خون بہایا جا رہا ہے۔ اقوام متحدہ اور مغربی ممالک مکمل طور پر خاموشی اختیار کئے ہوئے ہیں آپ نے یہ بھی کہا کہ ہندوستانی فوجیں مسلمان اسلامی مقدس درگاہ کا محاصرہ کئے ہوئے ہیں اور اس محاصرے کو کئی دن ہو گئے ہیں اور اس دوران سینکڑوں بے گناہ کشمیری مسلمان مارے گئے ہیں لیکن اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل نے اس سلسلے میں ایک لفظ بھی نہیں کہا۔ آپ نے بوسنیا کے مسلمانوں کا بھی ذکر کیا کہ وہاں بھی ان کا قتل عام کیا جا رہا ہے لیکن اقوام متحدہ اس بات کے لئے تیار نہیں کہ سربوں کو ان کے مظالم کی وجہ سے کوئی سزا دی جائے جیسا کہ انہوں نے کویت پر عراقی حملے کے بعد عراق سے سلوک کیا تھا۔ لاہور میں مقیم ایران کے کونسل جنرل نے اپنے پیغام میں جو اس تقریب کے موقعہ پر پڑھا گیا کہا کہ اقوام متحدہ دوہرے معیار استعمال کرتا ہے اور مسلمانوں کے حقوق نظرانداز کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اقوام متحدہ کے تضادات ہی کی وجہ سے ملکوں میں اور بین المملکتی حالات میں فسادات پیدا ہوتے ہیں بیگم مہناز رفیع جو انسانی حقوق کی ایسوسی ایشن برائے پاکستان کی سینئر وائس پریذیڈنٹ ہیں نے اس موقعہ پر کہا کہ اقوام متحدہ امریکہ کا ایک ہتھیار بن گیا ہے۔ آپ نے اسلامی دنیا سے مطالبہ کیا کہ وہ اقوام متحدہ سے اپنا تعلق توڑلے اور الگ ایک عالمی اسلامی ادارہ قائم کرے۔ تاکہ مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کی جاسکے۔ اگرچہ وہ تفصیل میں نہیں گئیں کہ اقوام متحدہ سے قطع تعلق کر کے کس طرح ایک متوازی عالمی تنظیم تشکیل دی جائے۔ جس کا تعلق صرف مسلمانوں سے ہو اور کیا یہ تنظیم دیگر لوگوں کو جو اقوام متحدہ سے بیزار نظر آتے ہیں۔ اپنے میں شامل کرے گی یا نہیں۔

## بش کے قتل کا الزام

نیویارک کے ایک میگزین نے کہا ہے کہ کلنٹن انتظامیہ نے عراق پر جو یہ الزام لگایا ہے کہ اس نے امریکہ کے صدر جارج بش کو قتل کرنے کی سکیم بنائی تھی وہ نہایت کمزور ہے اس کے کوئی ایسے شواہد نہیں ملے جن سے کہا جا سکے کہ اس معاملے کی بناء پر عراق پر کوئی پابندی لگنی چاہئے یا عراق کو کسی طرح سزا ملنی چاہئے۔ جس میگزین میں یہ مضمون چھپا ہے اس کا نام نیویارکر ہے اور جس شخص نے یہ رپورٹ تحریر کی ہے اس کا نام سمیوئر ہرش ہے اس نے اس بات پر خاص زور دیا ہے کہ صدام حسین کی طرف سے کسی ایسی کوشش کا پتہ نہیں چلتا کہ انہوں نے صدر بش کو قتل کرانا چاہا تھا۔ ۲۶/ جون کو بل کلنٹن کی انتظامیہ نے یہ حکم دیا تھا کہ عراق پر حملہ کیا جائے اور یہ وہ وقت ہے جب ایف۔ بی۔ آئی۔ نے ایک رپورٹ پیش کی تھی جس میں کہا گیا تھا کہ ان کا خیال ہے کہ عراق اب سے کچھ عرصہ پہلے یعنی کویت پر حملہ کے بعد بش کو قتل کروانا چاہتا تھا اور وہ ایک کار بم کے ذریعے ایسا کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اپریل کے مہینے میں جارج بش کو مبینہ طور پر قتل کیا جانا تھا۔ کہتے ہیں کہ یہ بم پھٹا بھی اور بہت سے لوگ مارے بھی گئے لیکن بش کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ بل کلنٹن نے کہا تھا کہ مجھے جو شواہد پیش کئے گئے ہیں وہ یقینی ہیں۔ بہرحال نیویارکر کے مضمون کے مطابق ایسی کوئی بات نہیں تھی۔

## بنگلہ دیش / اپوزیشن کی مہم

بنگلہ دیش میں حزب مخالف وزیر اعظم خالدہ ضیاء پر نااہلیت اور کرپشن کا الزام لگا کر ایک مستقل احتجاجی مہم کا آغاز کرنا چاہتی ہے اس احتجاج کا مقصد یہ ہے کہ حکومت دوبارہ انتخابات کروائے یعنی درمیانی وقفے ہی میں انتخابات ہو جائیں شیخ حسینہ نے ڈھاکہ میں صحافیوں کو بتایا کہ وہ یہ چاہتی ہیں کہ حکومت برطرف کر دی جائے اور اگر وہ امن و امان سے ایسا نہ کرے تو ان کے خلاف احتجاجی مظاہرے کئے جائیں گے۔ اور لوگوں کو سڑکوں پر بلایا جائے گا۔ جیسا کہ ہمارے قارئین جانتے ہیں شیخ حسینہ عوامی لیگ کی سربراہ ہیں اور یہ پارٹی حزب اختلاف کی پارٹیوں میں سے سب سے بڑی پارٹی ہے۔ یہ لیگ جو سابقہ جاتیہ پارٹی ہے۔ اور جماعت اسلامی' اس بات پر مصر ہیں کہ لوگوں کو اب سڑکوں پر بلانے کا وقت آگیا ہے انہیں احتجاجی جلوس اور جلسے کرنے چاہئیں حکومت کے دفاتر کا محاصرہ کرنا چاہئے اور ایک عام سٹرائک۔ خالدہ ضیاء کی حکومت کو ۳۲ ماہ ہو گئے ہیں۔ اور ان کے خلاف یہ الزام لگایا جا رہا ہے کہ وہ حکومت چلانے کی اہل نہیں ہیں انہوں نے اقتصادیات کو تباہ کر دیا ہے۔ بیروزگاری بہت زیادہ ہو گئی ہے اور اشیائے خوردونوش کی قیمتیں آسمان سے باتیں کر رہی ہیں حکومت کے ذرائع کا کہنا ہے کہ فی الحال نئے انتخابات خارج از امکان ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah



# خبریں

ربوہ : ۲۸- اکتوبر- سردی بڑھ رہی ہے
ربوہ کا درجہ حرارت :
۲۷٫۵ درجے سنٹی گریڈ

○ قائم مقام صدر وسیم سجاد نے گذشتہ روز پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس سے خطاب کیا جس میں انہوں نے کہا کہ قوم محاذ آرائی سے تنگ آچکی ہے۔ حکومت اور اپوزیشن کو چاہئے کہ وہ ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر چلیں۔ منتخب ادارے کو اتنا مضبوط بنائیں کہ وہ اپنی آئینی مدت پوری کرے۔ میں وفاقی اور صوبائی سطح پر منتخب ہونے والی قیادت خصوصاً بے نظیر کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ انہوں نے کہا اگرچہ پاکستان نے ایٹمی صلاحیت حاصل کرلی ہے مگر اسے پر امن مقاصد کے لئے استعمال کیا جائے گا۔ کشمیریوں کو حق خود ارادیت دلانا پاکستان کا قومی عزم ہے۔ ہم بھارتی وزیر اعظم سے پر زور اپیل کرتے ہیں کہ درگاہ حضرت بل کا محاصرہ فوری طرپور ختم کردیں۔ خواتین کی نشستوں کی بحالی کا مسئلہ اتفاق رائے سے طے کیا جانا چاہئے۔ حکومت کو چاہئے کہ امن و امان- معیشت اور زراعت کی بہتری کے لئے فوری اقدامات کئے جائیں۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے بدھ کی شام قومی اسمبلی کے خصوصی اجلاس میں اعتماد کا ووٹ حاصل کرلیا ہے انہوں نے ۱۲۲ ووٹ حاصل کئے۔ مسلم لیگ (ن) نے اجلاس کا بائیکاٹ کیا۔ اسلامی جمہوری محاذ' اسلامی فرنٹ نے ووٹنگ میں حصہ نہیں لیا۔ حامد ناصر چٹھہ نے تحریک پیش کی۔ بگتی' نصر اللہ اور بلخ شیر مزاری نے حمایت کی۔ جمہوری وطن پارٹی- این- ڈی- اے اور فاٹا آزاد اور اقلیتی ارکان نے ووٹ دیا۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو نے گذشتہ روز پنجاب اسمبلی میں ۴۵ کروڑ ۸۳ لاکھ روپے کے خسارے کا بجٹ پیش کیا۔ بجٹ کا کل حجم ۵۸- ارب ۲۶ کروڑ ہے جس میں اخراجات کا تخمینہ ۴۹- ارب ۲۶ کروڑ ہے- اور آمدنی کا تخمینہ ۴۸- ارب ۷۰ کروڑ روپے ہے۔ بجٹ میں کوئی نیا ٹیکس نہیں لگایا گیا۔ تاہم بعض پرانے ٹیکسوں کی شرح میں اضافہ کیا گیا ہے۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام کے لئے ۹- ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔ تمام اراکین اسمبلی کو ترقیاتی کاموں کے لئے پچاس پچاس لاکھ روپے دئے جائیں گے۔

○ وزیر اعظم محترمہ بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ صدر مملکت وسیم سجاد نے پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس سے خطاب احسن طریقے سے کیا ہے اور حکومت کو درپیش مسائل سے آگاہ کرکے اپنی ذمہ داری اچھے انداز میں نبھائی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت اندرونی اور بیرونی خطرات سے ملک کو محفوظ رکھنے اور عام آدمی کے مسائل حل کرنے کی پابند ہے۔

○ گورنر پنجاب نے سید فیصل صالح حیات کو وزیر اعلیٰ پنجاب کا چیف ایڈوائزر مقرر کر دیا ہے اور انہیں داخلہ' ایس اینڈ جی- اے- ڈی' امور مالیات ودیہی ترقی کے محکمے دئے گئے ہیں۔ فیصل صالح حیات کی کابینہ میں حیثیت سینئر ممبر کی سی ہوگی۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب کے مشیر اعلیٰ سید فیصل صالح حیات نے بلدیاتی اداروں کے آڈٹ کا حکم دے دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آڈٹ کی آڑ میں کسی کے خلاف انتقامی کارروائی نہیں ہوگی۔ تاہم قانونی تقاضے ہر صورت پورے کئے جائیں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ پیپلز پارٹی اور جونیجو گروپ کے درمیان کوئی اختلاف نہیں۔ دونوں کی مخلوط حکومت معیشت کی مضبوطی اور فلاحی کاموں کے لئے ہنگامی بنیادوں پر کام کرے گی۔

○ اقوام متحدہ میں ۵۱ مسلم ممالک کے نمائندوں نے بھارتی حکومت سے سری نگر میں حضرت بل کی درگاہ کا محاصرہ ختم کرنے کی اپیل کی ہے۔ اور بھارت کی حکومت سے کہا ہے کہ حضرت بل میں موجود لوگوں کو باہر نکالنے جب

○ اسلام آباد میں لبریشن فرنٹ کے حامی امان اللہ خان کی گرفتاری کے خلاف مظاہرہ کرنے والوں اور پولیس میں زبردست تصادم کے نتیجہ میں ۶۲ افراد زخمی ہوگئے اور پولیس کے دو ٹرک نذر آتش کردئے گئے۔

## گمشدہ کاغذات

○ مکرم عنایت اللہ صاحب کارکن دار الضیافت ربوہ کے بعض ڈاکٹری نسخہ جات مع چند ادویات فضل عمر ہسپتال سے دار العلوم غربی جاتے ہوئے کہیں گر گئے ہیں۔ جس دوست کو ملے ہوں براہ کرم دار الضیافت پہنچادیں۔

بقیہ : ص ۱

جماعت احمدیہ ضلع مظفر گڑھ اطلاع دیتے ہیں کہ ان کا بیٹا محمود منیر اکبر ستمبر کے پہلے ہفتہ سے بیمار چلا آرہا ہے اس کو Liver Abscess ہو گیا ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ بچے کو جلد کامل شفاء عطا فرمائے۔


دانتوں کا معائنہ مفت
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
۴½ بجے تا ۸½ بجے شام

تبدیلی فون نمبر

| | پرانا نمبر | نیا نمبر |
|---|---|---|
| دوکان | ۶۸۱ | ۲۱۲۳۸۱ |
| رہائش | ۶۸۲ | ۲۱۲۳۸۲ |

محمود جیولرز نزد ریلوے پھاٹک ربوہ
بلال مارکیٹ

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں
ہر قسم ڈش انٹینا خریدنے کے لئے
قیمت ۱۱۵۰۰/- ڈش، ۱۲ مع مکمل فٹنگ
نیو محمود ٹیلیویژن
۲۱- مال روڈ- لاہور فون: ۳۵۵۴۲۲
۷۲۲۶۵۰۸

ہر سائز، ہر قسم فریج، ڈیپ فریزر، ٹی وی، واشنگ مشین بازار سے بارعایت خریدنے کیلئے
عثمان الیکٹرونکس
۱- لنک میکلوڈ روڈ لاہور پر تشریف لائیں
فون: ۷۲۲۳۲۰۴ - ۷۲۳۱۶۸۰
۷۲۳۱۶۸۱

ہومیو پیتھک کورسز
HOMEO COURSES

| INTERNATIONAL NAME | قیمت | اردو نام |
|---|---|---|
| ASTHMA COURSE | 85 | دمہ کورس |
| BODY BUILDING COURSE | 125 | باڈی بلڈنگ کورس |
| DIABETES COURSE | 100 | شوگر کورس |
| DWARFISHNESS COURSE | 120 | چھوٹا قد کورس |
| EYESIGHT COURSE | 90 | کمزوری نظر کورس |
| HYPERTENTION COURSE | 180 | ہائی بلڈ پریشر کورس |
| KIDNEY STONE COURSE | 230 | پتھری گردہ کورس |
| LEUCODERMA COURSE | 120 | پھلبہری کورس |
| MYOPIA COURSE | 90 | کمزوری نظر دور کورس |
| OBESITY COURSE | 100 | موٹاپا کورس |
| PILES COURSE | 50 | بواسیر کورس |
| STERILITY COURSE | 130 | بانجھ پن کورس |
| T. B. COURSE | 60 | تپدق کورس |

ان کے علاوہ 76 کیورسٹو ہومیو پیتھک کورسز کا رسالہ ۲ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر براہ راست منگوا سکتے ہیں۔
سٹاکسٹ :-
کراچی صدر : صدر میڈیکل سٹور بالمقابل ایمپریس مارکیٹ۔
کنری : بلال میڈیکل سٹور۔
ملتان : ہومیو ڈاکٹر الطاف حسین- صدر بازار۔
فیصل آباد : کریم میڈیکل ہال گول امین پور بازار۔
لاہور : شیراز میڈیکل سٹور بوہڑ والا چوک۔
کیورسٹو سٹور اچھرہ شاپنگ سنٹر بالمقابل پوسٹ آفس۔
گوجرانوالہ : حافظ ہومیو پیتھک سٹور سیالکوٹ روڈ لودھی بیڈ برج۔
سیالکوٹ : ڈان ڈرگ ہاؤس ریلوے روڈ۔
حویلیاں : ہومیو ڈاکٹر عبد الرشید تسلیم ڈاکخانہ روڈ۔
واہ کینٹ : طیب ہومیو پیتھک کلینک- انوار چوک۔
بہاولپور : طارق ہومیو میڈیسن کمپنی- شاہدرہ
میاں چنوں : محمد رفیق ہومیو سٹور لشتر روڈ۔
کوئٹہ : ہومیو ڈاکٹر منیر الحسن غلام نبی روڈ۔
پشاور : الشفاء ہومیو سٹور سکندر پورہ- شعیب کار پوریشن کیمسٹ ہسپتال روڈ۔
شیخوپورہ : لاثانی میڈیکل سٹور سرگودھا روڈ۔
ساہیوال : خان ہومیو کلینک نزد ٹی بی ہسپتال۔
راولپنڈی : جرمن ہومیو لیبارٹریز- بوہڑ بازار۔
گجرات : شاہین ہومیو پیتھک سٹور- فیصل گیٹ۔
حیدرآباد : روبی میڈیکل سٹور- چھوٹی گٹی۔
کیورسٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
گول بازار- ربوہ پاکستان- فون آفس 771 کلینک 606

احمد برادرز
• فرج • فریزر
• کوکنگ رینج- گیزر
• واشنگ مشین
• ہیٹر کیلئے
شہناز پلازہ چاندنی چوک راولپنڈی
فون : ۴۲۰۹۵۸
۸۴۱۰۴۵